www.KitaboSunnat.com

السنۃ والحدیث

عالمِ اسلام کے سیاسی سربراہوں کے نام

(قسط ۱)

فروری ۱۹۷۴ء میں عالمِ اسلام کے سیاسی رہنما اور حکمران پاکستان میں تشریف لائے تو ملک کے اطراف واکناف سے ان کے نام "پیغامات تہنیت" کے ہدیے پیش کیے گئے تھے۔ لیکن ہم نے سچی خیر خواہی کے جذبے سے ان کی خدمت میں اس کے بجائے رسول رب العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان پیغاماتِ عالیہ کا ہدیہ پیش کیا تھا، جو عالمِ اسلام کے ان سربراہانِ مملکت کو "دعوتِ مطالعہ" دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اس سے بڑھ کر ان کے لیے اور کوئی نذرانۂ عقیدت نہیں تھا۔

ماہنامہ محدث کے مدیر شہیر جناب مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی کی خواہش پر آج ہم ان کو معمولی سی ترمیم اور حک واضافہ کے ساتھ مکرر بہ ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ترجمہ، ترجمہ کے بجائے ترجمانی تصور فرمائیں۔ یہاں ہر حدیث کے ذیل میں ہم نے مختصر سے تشریحی نوٹ بھی دے دیے ہیں — اللہ تعالیٰ قبول فرمائے!

عزیز زبیدی۔ واربرٹن

وقت کے خلفاء اور سلاطین کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثوں کا پیام

ہم نے اپنے معزز مہمانوں یعنی عالمِ اسلام کے سلاطین اور بادشاہوں کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے چالیس حدیثیں جمع کی ہیں، یہ ان کے لیے حجت اور دلائل وبراہین ہیں جو سیدھی راہ چلنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور ان کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق دے بے شک وہ رؤف اور رحیم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَیَطْوِی السَّمٰوٰتِ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَیْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟ (الصحیح للبخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور اپنے داہنے ہاتھ میں آسمانوں کو لپیٹے گا پھر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟

اس سے مفصل روایت حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور کا ارشاد ہے:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبارہ، کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر ساری زمینوں کو لپیٹ (کر) اپنے بائیں ہاتھ میں (لے گا) پھر فرمائے گا:

بادشاہ میں ہوں، جبارہ اور متکبر لوگ کہاں ہیں؟

کہنا یہ ہے کہ:

سچا بادشاہ وہ ہے، جس کی مٹھی میں یہ سب کچھ ہے، وہ بادشاہ کیسا بادشاہ جو چار الٹے سیدھے اور غلط سلط چند ووٹوں اور چند بندوں کے رحم و کرم اور تعاون کا نتیجہ ہو؟ یا وہ بادشاہی، کاہے کی بادشاہی جس کی اپنی قسمت بھی اس کے ہاتھ میں نہ ہو۔ کوئی بنائے تو بادشاہ ورنہ گدا ــــ یہ تو چام کے دام چلانے والی بات ہوئی، بادشاہی کیسی؟ بہرحال یہ سب مجبور بندے ہیں، چلو بھر پانی میں یوں ابھر کر نہ چلیں کہ دیکھنے والے کو ہنسی آجائے۔ ہاں اگر حقیقی بادشاہ اور سچی بادشاہی کا نظارہ کرنا ہو تو، سیدھے خدا کو دیکھو، جس کی مٹھی میں زمین و آسمان اور ما فیہا کی ہر شے ہے، اس لیے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس کے آخر میں فرمایا:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

انھوں نے اللہ کی قدر نہ جانی!

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَی الْاَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ (الصحیح للبخاری)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفی روایۃ مسلم

اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللهُ۔

فرمایا: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ:

قیامت میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ شرم وہ شخص ہوگا جس کا نام "شہنشاہ" ہوگا۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ:

قیامت میں اللہ تعالیٰ کو جس شخص پر سب سے زیادہ غصہ آئے گا اور جو (اس کے حضور) سب سے بڑھ کر ناپسندیدہ شخص قرار پائے گا، وہ شخص ہوگا جو شہنشاہ کہلائے گا، حالانکہ سچی شاہی تو صرف خدا کے لیے ہے۔

جو بادشاہ کہلاتے ہیں، وہ بھی ع

برعکس نام نہند زنگی کا فور

کے مصداق اس کے اہل نہیں ہیں، چہ جائے کہ وہ بادشاہوں کے بادشاہ بھی کہلائیں۔ لیکن اس عظیم حقیقت کے باوجود جو شخص پھر بھی شہنشاہ کہلاتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے، اس سے بڑھ کر قیامت میں "قابل شرم" اور کوئی نہیں ہوگا۔

(۳) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِي عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ يَكْنُوْنَهٗ بِاَبِي الْحَكَمِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ ۔۔۔۔۔۔۔

قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ (ابوداؤد والنسائی)

شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

جب وہ اپنی قوم کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو سنا کہ وہ لوگ ان کو "ابوالحکم" کی کنیت سے پکارتے ہیں — چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر کہا:

یقین کیجیے! حکم (جس کا حکم چلتا اور فیصلے مانے جاتے ہوں) صرف اللہ ہے اور حکم کا ماخذ اور مرجع بھی وہی ہے۔ ۔۔۔۔۔ اور فرمایا: تو اب آپ ابوشریح ہیں۔

یہ ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے، اس میں ہے کہ: آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھیں "ابوالحکم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ لوگوں کے مقدمے میرے پاس آتے ہیں، تو میں ان کے فیصلے کرتا ہوں۔ اور فریقین اس پر خوش ہو جاتے ہیں (اس لیے مجھے ابوالحکم کہتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ آپ کی یہ پوزیشن کیا ہی اچھی ہے، پھر فرمایا: تو ہاں آپ یہ بتائیں کہ آپ کے کتنے لڑکے ہیں؟ کہا جناب! شریح، مسلم اور عبداللہ! پھر پوچھا کہ ان میں سب سے بڑا کون ہے؟ کہا: شریح۔ آپ نے فرمایا تو پھر آپ "ابو شریح" ہیں! —

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا فیصلہ آخری سمجھا جاتا تھا۔ گویا کہ اس کی رائے کو قانونی درجہ حاصل تھا اور لوگ اسے احکام کا ماخذ تصور کرتے تھے لیکن اسلام میں یہ پوزیشن صرف خدا کی ہے اور کسی کی نہیں، رسول کا مقام بھی "تبیین" ہے "تشریع" نہیں ہے۔ گو اتباع کی حد تک اس "فرق" کو ملحوظ رکھنا ہمارا کام نہیں ہے تاہم عقیدے کی حد تک ہمیں اجمالاً یہ یقین رکھنا ہو گا کہ: حضور کا فریضہ "تشریح" ہے "تشریع" نہیں ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس ذہنیت کی اصلاح فرما کر اس کی کنیت بدل دی۔ اتفاق سے جو بات بھی کنیت بھی ویسے بن گئی، یعنی اب اس کی پوزیشن "صورتِ حال کا تجزیہ" اور پھر اس کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں کی روشنی میں فتوے دینا ہے اور بس!

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی فرد یا اسمبلیوں کو قانون سازی کا حق حاصل نہیں ہے اور نہ ہی ان کو "قانون ساز ادارہ" یا "دستور ساز اسمبلی" کہنا جائز ہے۔ کیونکہ ان کے ذمے صرف "تبیین اور تشریح" ہے تشریع نہیں ہے۔

(۴) وَفِی الْاٰثَارِ۔ اِنَّ اٰخِرَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ دُخُوْلًا فِی الْجَنَّةِ سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِمُلْكِهٖ۔

روایات میں آیا ہے کہ:۔

بہشت میں سب نبیوں کے بعد حضرت سلیمان (علیہ السلام) داخل ہوں گے کیونکہ انھوں نے بادشاہی کی تھی۔

گو انبیاء علیہم السلام بادشاہت کے باوجود، خدا کے عبد اور بے داغ فقیر ہوتے ہیں، تاہم یہ جھولا جھولنے کو ان کو مل ہی گیا۔ بس اتنی سی ارزانی کا یہ نتیجہ ہے کہ، بہشت میں وہ سب سے آخر میں جائیں گے۔ اس کے علاوہ ان کو حساب بھی دینا ہو گا اور وہ سارے ملک اور ساری ملت کا دینا ہو گا اور وہ کافی لمبا ہو گا۔ اس سے فارغ ہوں تو بہشت میں بھی جائیں۔ اس لیے دیر ہو جائے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس بادشاہ کا حال ہے، جو شاہانہ دلچسپیوں اور ٹھاٹھ باٹھ جیسے خمار سے پاک اور منزہ تھے، لیکن جو بادشاہ اور حکمران اقتدار کے نشے میں چور ہوکر خدا کو بھی بھول بیٹھے ہیں، ان کا کیا حال ہوگا؟ اس کا اندازہ آپ خود فرمالیں۔

(۵) فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوماً لعبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مَا لَطَأَبِكَ عَنِّي يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: انك اخر اصحابي لحوقابي يوم القيمة فَاَقُوْلُ مَاحَبَسَكَ عَنِّي؟ فَيَقُوْلُ: المال، كنت محاسبا محبوسًا حتى الآن (رواه محمد فى الاكتساب فى الرزق المستطاب)

وفى مسند احمد، يدخل عبد الرحمٰن بن عوف الجنة زحفًا۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے فرمایا،

اے عبدالرحمٰن! آپ کو مجھ سے پیچھے کس چیز نے رکھا ہے؟

وہ بولے: کیا بات ہے حضور!

آپ نے فرمایا: قیامت میں آپ سب سے بعد مجھ سے آکر ملیں گے تو میں کہوں گا کہ آپ کو مجھ تک پہنچنے سے کس چیز نے روکے رکھا ہے؟ آپ جواب دیں گے حضور! مال نے! اب تک اس کے حساب کتاب میں گرفتار رہا ہوں۔

(اسے امام محمد نے اپنی کتاب الاکتساب فی الرزق المستطاب میں روایت کیا ہے)

مسند احمد میں یہ بھی روایت آئی ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف گھٹنوں کے بل چل کر بہشت میں داخل ہوں گے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف عظیم صحابی ہیں جن کا تعلق عشرہ مبشرہ سے ہے۔ اور امیری میں فقیری کی تھی۔ لیکن مال دار تھے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سب کے بعد آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملیں گے کیونکہ حساب لمبا دینا پڑ جائے گا۔

جو لوگ مال دار ہونے کے ساتھ بے خدا بھی جیتے ہیں، ان کا کیا حشر ہوگا؟ بتانے کی ضرورت نہیں ہے، واضح ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جائز لطف وآرام سے بھی کتراتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ:

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پینے کو پانی مانگا تو آپ کو شہد کا شربت پیش کیا گیا، ف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شربت تو بڑا مزے دار ہے لیکن میرے کانوں میں آواز آرہی ہے کہ اللہ میاں نے ایک ایسے گروہ کے کرتوتوں کا ماتم کیا ہے جو اپنے نفس کا غلام تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (ان سے کہا جائے گا)

تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے اور ان سے پوری طرح لطف اندوز ہو چکے (تو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی)

اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ بھی جلدی جلدی کہیں دنیا ہی میں نہ چکا یا جا رہا ہو، چنانچہ اسے نہ ہی پیا۔

گویا کہ مالدار اور حکمران کو عیش و آرام کے جو وسائل مہیا ہوتے ہیں وہ بالآخر ان کے لیے اخروی لحاظ سے بڑا فتنہ ثابت ہو سکتے ہیں، خاص کر جو حکمران قومی خزانہ اور وسائل سے کھیلتے رہتے ہیں، ان کو ضرور سوچنا چاہیے کہ کل ان کا کیا حشر ہو گا؟

(۲) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ.

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللهَ.

فَقَالَ: أَوَفِيْ هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (الصحیح للبخاری والصحیح لمسلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں حضور کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا جب آپ کھجور کے بوریے پر لیٹے ہوئے تھے، آپ کے جسم اطہر اور کھردرے بوریے کے درمیان بچھونا (کپڑا) تک نہ تھا۔ (چنانچہ) بوریے کے نقش و نگار کے نشان آپ پر پڑ گئے تھے جبکہ آپ ایک ایسے چمڑے کے سرہانے کا تکیہ کیے ہوئے تھے جس میں کھجور کا حال بھرا ہوا تھا، میں نے عرض کیا: حضور! آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر فراخی کرے (دیکھیے جناب) فارس اور روم، باوجودیکہ وہ غیر اللہ کے پجاری ہیں ان پر خوب فراخی کر دی گئی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا:

اے عمر! کیا آپ ابھی تک اسی مقام میں ہیں؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا کی زندگی میں ہی چکا دیا گیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

مقصد یہ ہے کہ جن بے خدا لوگوں کو کروفر اور عیش و آرام حاصل ہے وہ لوگ قابلِ رشک نہیں محلِ عبرت ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ